روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029 | CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 112 | ہفتہ 16 محرم الحرام 1418ھ 24 ہجرت 1376ہش 24 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبر پر دعا کرائی

ربوہ: 23 مئی 1997ء حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی حرم محترم حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی پوتی اور حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی بھتیجی حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ کو آج دن کے دس بجے بہشتی مقبرہ ربوہ کی اندرونی چار دیواری میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

جنازہ بیت المبارک میں صبح نو بجے محترم صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھانا تھا۔ لیکن آپ ناسازی طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ چنانچہ آپ کی زیر ہدایت محترم صاجزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ ربوہ اور ربوہ کے باہر کے متعدد اضلاع سے تشریف لانے والے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد جنازہ میں شامل ہوئی۔ اس موقع پر بیت المبارک کے صحن میں اور صحن کے باہر لان میں شامیانے نصب کر دیئے گئے تھے۔ تاکہ احباب جماعت کی کثیر تعداد جنازہ میں شرکت کر سکے۔ محترم صاجزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے محراب سے باہر نکل کر میت کے سامنے کھڑے ہو کر جنازہ پڑھایا۔ مکرم مولوی منیرالدین احمد صاحب لاؤڈ سپیکر پر تکبیرات دوہراتے رہے۔

بعد ازاں حضرت سیدہ کا جسد خاکی جو سفید رنگ کے جستی تابوت میں رکھا گیا تھا بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے مستعد کارکنان گھیرا ڈالے تابوت کے ارد گرد چل رہے تھے۔ جملہ احباب خاندان حضرت بانی سلسلہ امراء کرام ناظر صاحبان صدر انجمن اور وکلاء تحریک جدید وغیرھم نے جنازے کے ساتھ چل رہے تھے۔ بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں حضرت سیدہ ام وسیم حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی قبر کے پہلو میں حضرت سیدہ مہر آپا کی قبر بنائی گئی تھی۔ جہاں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی جملہ احباب جو نہایت وقار اور نظم و ضبط کے ساتھ چار دیواری کے احاطے کے باہر کھڑے تھے دعا میں شامل ہوئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سے اپنی رحمت و مغفرت کا سلوک کرے اور آپ کے درجات کو ہر لحظہ بڑھاتا رہے۔ آمین۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمال صالحہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے' تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں۔ (-) فتح اور نصرت اسی کو ملتی ہے جو متقی ہو خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرما دیا ہے۔ (-) مومنوں کی نصرت ہمارے ذمہ ہے۔ اور (-) اللہ (ایمان والوں) پر کافروں کو راہ نہیں دیتا' اس لئے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقویٰ سے ہے' ورنہ عرب تو نرے لکچرار اور خطیب اور شاعر ہی تھے۔ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی امداد کے لئے نازل کئے۔ تاریخ کو اگر انسان پڑھے تو اسے نظر آ جائے گا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس قدر فتوحات کیں وہ انسانی طاقت اور سعی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 114)

ہماری اہم ذمہ داری اللہ اور اس کی مخلوق کے رشتہ کو قائم کرنا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں نے بارہا اپنے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر دلاتا ہوں۔ کہ ہم نے ایک خاص اور اہم کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہمیں یہ کام کرنا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ ہم نے کرنا ہے بلکہ یہ کہ ہماری ترقی ہماری بہبودی اور ہماری کامیابی کے لئے اس کا پورا ہونا از بس ضروری ہے۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ اس سے زیادہ یہ کہ اگر ہم اس کام کو نہ کریں گے تو ہماری ناکامی اور نامرادی کا ٹھکانا نہیں۔ وہ کام کیا ہے؟ یہی کہ (دین حق) کو یعنی خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کو اور خدا تعالیٰ سے تعلق کے رشتہ کو ہم اپنی ذاتوں میں ہی مضبوط نہ کریں گے بلکہ دوسروں میں بھی اسے قائم کریں گے۔ اور ان کے دلوں میں اس رشتہ کو مضبوط کر دیں گے۔ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں پھر یہ کوئی ایک دن میں یا دو دن میں یا تین دن میں ہونے والا کام نہیں اور کسی معمولی کوشش کے نتیجہ میں اس میں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یہ بہت بڑا کام ہے۔ جو ایک نسل کے کرنے کا بھی نہیں دو نسلوں کے کرنے کا بھی نہیں۔ بلکہ یہ ایسا کام ہے۔ کہ ہر نسل جو آئے گی۔ اسی کا یہ کام ہو گا۔ کیونکہ یہ کام جو ہم نے اختیار کیا اور اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور ذمہ کیا لیا ہے۔ جس دن ہم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اسی دن سے ہمارے ذمہ ڈالا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ یہ کام کرے اور اگر یہ کام نہ ہوتا تو خدا بندہ کو پیدا ہی نہ کرتا۔ پس انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور دوسروں کو تعلق پیدا کروائے۔ اسی کا نام دین ہے یہی (دین حق) ہے۔ اسی کو مذہب کہا جاتا ہے۔ اس سے باہر نہ کوئی مذہب ہے۔ نہ سلسلہ ہے۔ نہ دین ہے پس ہماری اور نہ صرف ہماری بلکہ ہمارے باپ دادوں کی بھی پیدائش سے پہلے یہ کام ہمارے ذمہ رکھا گیا ہے۔ اور یہ ایسا کام ہے۔ کہ اس کو بدلنے کے ہم مجاز نہیں ہیں۔

(از خطبہ 17 مارچ 1922ء)

تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے دعا

○ امسال سو فیصدی چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے مجاہدین کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ حضرت صاحب کے دعائیہ کلمات درج ذیل ہیں۔

"اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال نفوس اور کاروبار میں حیرت انگیز طور پر برکت ڈالے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔"

ایک بابرکت تقریب

○ ظفر محمود سید اور رضیہ سانی سید کی بیٹی سارہ کاشفہ سید نے ساڑھے چار سال کی عمر میں کلام الٰہی ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بروز ہفتہ 15- فروری 1997ء کو بیت الفضل لنڈن میں بعد از عصر سارہ کاشفہ کی تقریب میں شرکت فرمائی۔ بعد ازاں حضرت صاحب نے دعا سے تقریب کا اختتام فرمایا جس میں امام بیت الفضل لنڈن و مربی انچارج یو کے جناب عطاء المجیب راشد صاحب و امیر جماعت یو کے جناب ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کے علاوہ دیگر احباب جماعت نے شمولیت فرمائی۔

اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

24- ہجرت 1376 ھش   24- مئی 1997ء

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ایک غریب پرور خاتون مبارکہ

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اللہ کو پیاری ہو گئی ہیں۔ ہم اس کالم میں ان کا ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آپ شادی سے پہلے بھی نجیب الطرفین تو تھیں ہی لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان میں خاتون مبارکہ بن کر داخل ہونے کی سعادت جو آپ کو ملی اس کی اہمیت کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس زمانے میں کسی بھی احمدی خاتون کے لئے خاتون مبارکہ بن جانا ایک انتہائی سعادت ہے اور یہ سعادت آپ کو حاصل ہوئی۔ ذکر خیر کرکے ایک تو ہم اس بات پر عمل کرنا چاہتے ہیں کہ اپنے وفات یافتگان کا ذکر خیر کیا جائے اور دوسرے اس لئے کہ اس ذکر خیر سے احباب جماعت اور خاص کر جماعت کی خواتین سے یہ درخواست کرنا مقصود ہے کہ آپ میں سے جن جن کو حضرت سیدہ مہر آپا سے ملاقات کا موقع ملا یا جنہوں نے قریب رہ کر آپ کی زندگی کا مطالعہ کیا وہ بھی ہمارے اس ذکر خیر میں شامل ہونے کے لئے ان کی مبارک زندگی کے واقعات تحریر کرکے ہمیں بھجوائیں تاکہ جماعت کی خواتین ان کے نقش قدم پر چلتی ہوئی اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کر سکیں۔

یہ بات تو جماعت میں خاصی معروف ہے کہ آپ ایک غریب پرور خاتون تھیں۔ انسان اس وقت تک غریب پرور ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار نہ کرے اور ان کے دکھ درد میں شامل ہو کر اپنے جذبات کے اظہار کے ذریعہ ان سے ہمدردی کا اظہار نہ کرے۔ آپ کا غریب پرور ہونا اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ آپ جماعت کی خواتین سے تہہ دل سے محبت کرتی تھیں اور اس محبت کے ذریعے آپ ان کا دکھ درد بٹاتی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی تربیت میں رہ کر کہا جا سکتا ہے کہ آپ کندن ہو گئیں۔ سلسلے کی خدمت کے لئے بھی وقت دیتی تھیں اور یوں لگتا تھا کہ سلسلے کی خدمت کی ایک لگن ہے جو آپ کو آگے سے آگے بڑھاتی چلی جا رہی ہے جس کام میں بھی آپ نے ہاتھ ڈالا اسے اتنی محبت محنت اور دیانت داری سے سرانجام دیا کہ ساری جماعت کی خواتین کے لئے اسے ایک نمونہ کہا جا سکتا ہے۔ متعدد مواقع پر آپ نے اپنے قلم سے بھی کام لیا اور نہایت شستہ شگفتہ اور مدلل تحریریں قرطاس پر ثبت کیں۔ آپ کا نام اور آپ کا کام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ جماعت کی خواتین آپ کی باتوں کو مشعلِ راہ سمجھتی ہوئی اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتی رہیں گی۔

اس موقعہ پر ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ساتھ خصوصی طور پر اور خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے تمام افراد سے عمومی طور پر اور اسی طرح ساری جماعت کے ہر فرد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب و جوار میں جگہ دے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے ہم ان سطور کے ذریعے آپ کے ذکر خیر کا آغاز کرتے ہیں اور احباب جماعت مرد ہوں یا خواتین اور ان میں ہم بچوں کو بھی شامل کرتے ہیں' آپ کی لطف و عنایات کی داستانیں تحریر کریں۔ یہ ہماری تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ یوں کہئے کہ یہ ایک ورثہ ہے جسے ہم آگے سے آگے بڑھانا چاہیں گے۔

ہم ایک دفعہ پھر آپ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب و جوار میں جگہ دے اور آپ کی ہر اچھی بات کو خواتین جماعت کے لئے مشعل راہ بنا دے تاکہ وہ بھی اپنی زندگیاں بہتر طریق پر بسر کر سکیں اور آپ کے لئے بھی درجات کی بلندی کا باعث بنیں۔

تاریخ تو دوسرے لوگوں سے سنی ہوئی باتوں کو ضابطہ تحریر میں لانے سے بھی بن سکتی ہے۔ لیکن ہم چاہیں گے کہ جو باتیں آپ کے متعلق تحریر کی جائیں وہ ذاتی تجربے ہوں اور ان میں جذبات سے زیادہ واقعات کو اہمیت دی جائے کیونکہ واقعات زیادہ بہتر طریق پر بتا سکتے ہیں کہ کوئی شخص کیا ہے۔ جذبات اپنی جگہ پر لیکن واقعات کی اہمیت تاریخی لحاظ سے بہت زیادہ اہم ہوتی ہے۔ پس ہم جماعت کے ہر اس فرد سے جسے کبھی آپ سے ملاقات کا موقعہ ملا ہو یا جس نے آپ کے ساتھ مل کر کوئی جماعتی کام کیا ہو گذارش کریں گے کہ وہ واقعات تحریر فرمائیں۔ ان واقعات سے پتہ چلے گا کہ دیگر خواتین کو کس طرح دین کی خدمت کرنی چاہئے۔

امید ہے سب بھائی اور بہنیں ہماری اس گزارش کے پیش نظر جلد از جلد اپنے واقعات تحریر کرکے ہمیں ارسال کریں گے۔ ہماری طرف سے قبل از وقت شکریہ قبول فرمائیں۔

رات کی گمبھیرتا میں بھی نظر آنے لگے
وہ مرے ماحول کو اس طرح چمکانے لگے
ان سے ہوتی تھیں ملاقاتیں بہت کم کم مگر
اب خدا کے فضل سے آنے لگے' جانے لگے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد۔ ایم اے

کیا سکونِ قلب ہی سچے دین کی پہچان ہے

کچھ عرصہ ہوا ٹیلی ویژن پر خبرنامہ میں ایک غیر ملک سے آئے ہوئے یاتریوں سے انٹرویو لیتے دکھایا گیا۔ اس میں ایک عورت نے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انہیں اپنے مقدس مقامات پر عبادت بجالا کر بڑا سکون اور روحانی فیض حاصل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے وہ یہاں بار بار آنے کی کوشش کرتی ہیں۔

بیشتر مذاہب کے پیروکار خواہ وہ ہمارے نزدیک مشرک ہی نظر آئیں وہ کم از کم دعویٰ یہی کرتے ہیں کہ انہیں جو عبادات وہ بجالاتے ہیں جو بظاہر کلیتاً مشرکانہ نظر بھی آتی ہوں اور وہ ایک خدا کے ماننے والے بھی نہیں ہوتے کہ انہیں یہ عبادات بجالا کر سکون قلب اور روحانی فیض حاصل ہوتا ہے۔ ادھر دیکھیں تو آپ کو لوگ مزاروں پر منتیں مانگتے حتیٰ کہ سجدہ کرتے نظر آتے ہیں وہ بھی سکون کی ہی تلاش میں ایسی حرکات کرتے ہوں گے ورنہ ذرا سا بھی شعور رکھنے والے انسان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ان حرکات کا بار بار اعادہ کرے جو عبث بھی ہوں اور نہ ان سے کوئی خیر ملنے کی توقع ہو۔ ادھر وہ لوگ بھی ہیں جو محض خدائے واحد کی پرستش کرتے ہیں اور شرک سے کلی اجتناب کرتے ہیں اور وہ بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں سکون قلب عطا ہوتا ہے اور وہ ایک زندہ خدا سے تعلق پیدا کرنے کی سعی کرتے ہیں۔

ہم یہ دعویٰ تو قطعی پر نہیں کر سکتے کہ غیراللہ کی پرستش کرنے والوں کو کوئی سکون نہیں ملتا یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹ اتنا لمبا چلا نہیں کرتا وہ راستہ میں ہی دم توڑ دیتا ہے۔ خاص طور پر جب روحانی معاملہ ہو۔ دوسرے اگر وہ جھوٹے ہوتے اور در حقیقت انہیں سکون نہ مل رہا ہوتا تو اس قدر تواتر سے یہ سلسلہ جاری نہ رکھا جا سکتا اور لوگ جوق در جوق اس بھٹی میں خود کو جھونکنے کے لئے قطار اندر قطار کھڑے نظر نہ آتے۔ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوگا۔ ورنہ متلاشی ایک دو دفعہ درگاہوں، خانقاہوں، مندروں اور گرجاگھروں کے چکر لگاتا اور پھر مایوس ہو کر ادھر کا رخ بھی نہ کرتا۔ آخر یہ تضاد کیوں نظر آرہا ہے۔

اول تو جہاں تک مذاہب کا تعلق ہے ان میں سے جو بڑے بڑے مذاہب ہیں مثلاً بدھ مت۔ ہندو مت۔ یہودیت، عیسائیت، زرتشتی مذہب یہ تمام مذاہب اپنے اوائل میں اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔ گو ان کی موجودہ حالت بگڑ چکی ہے۔ مگر ان سب کی جڑ اور منبع ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اپنے رسولوں کو وقت کے تقاضوں کے مطابق قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ اس لئے ان تمام مذاہب میں ہدایت کی کچھ نہ کچھ رمق ضرور موجود رہتی ہے ورنہ ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھجوائے جانے کا کوئی عقلی اور نقلی ثبوت کیا رہتا۔ جس طرح مشک کا ایک ذرہ بھی باقی رہ جائے تو وہ کچھ نہ کچھ اپنے ماحول کو معطر ضرور کرتا ہی ہے اسی طرح ان مذاہب کے پیروکاروں کو ان کے طریق پر عبادت کرنے والوں کو کچھ نہ کچھ خوشبو سے حصہ تو ملتا ہی ہوگا۔ ورنہ ایک دیوار سے کون کب تک ٹکریں مارتا رہتا ہے۔

دیگر مذاہب کے ماننے والوں سے بحث کے دوران ہم ان سے کبھی نہیں کہتے کہ تمہارا دین سراسر جھوٹ ہے اور تم لوگ ایک جھوٹے دین کی پیروی کر رہے ہو۔ ہم ان سے یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا کی کتاب تمہارے دین کے حق پر ہونے کی خود شاہد ہے اور تمہارے رسولوں کو ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھجوائے ہوئے رسول مانتے ہیں۔ یہ ہمارے دین کا حصہ ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ رسالت میں بھجوائے گئے رسول اور تمہاری ہی کتب کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے رسولؐ کو کیونکہ تم نے نہیں مانا اس لئے تم سے جس طرح اس کی غیرت تقاضہ کرتی ہے اپنی مدد کا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اب تم گو اس کے ہی اتارے پانی سے جو گدلا ہو چکا ہے کچھ نہ کچھ پیاس بجھانے میں کامیاب تو ہوتے ہو مگر اس کی رضا حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہو کیونکہ اس نے جو تازہ پانی اتارا تم اس چشمہ پر منہ نہیں مارتے۔ حصول فیض اس کی اطاعت اور رضا سے ہی حاصل ہوتا ہے اور تم نے انکار سے اپنے اوپر حقیقی فیض اور عرفان کے دروازے خود بند کر لئے ہیں۔

جہاں تک سکون کا تعلق ہے وہ تو ایک بھنگ اور چرس پینے والوں کو بھی وقتی طور پر مل جاتا ہے۔ ابھی بھی آپ کو خانقاہوں پر کونڈی ڈنڈا لئے گھنگرو باندھے چرس گھوٹتے ہوئے ملنگ ملتے ہیں جو بقول ان کے عرشِ معلٰی کی سیر میں ہی گم رہتے ہیں۔

یہ جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں سکون ملتا ہے وہ دراصل ایک مرکز پر توجہ مرکوز کرنے کے نتیجہ میں طبعی ردعمل ہوتا ہے خاص طور پر جبکہ اس کے پیچھے جو جذبہ ہوتا ہے وہ نیک ہوتا ہے گو اس کی سمت درست نہیں ہوتی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر آپ اپنا ہاتھ دیر تک بغیر حرکت کئے بلند رکھیں تو اس کا ایک طبعی ردعمل یہ ہوگا کہ وہ اسی حالت میں اکڑ کر رہ جائے گا۔ سکون آور دوائی کھانے سے نیند آجاتی ہے۔ یہ دوائی کا ایک طبعی ردعمل ہے جو جسم پر ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح غیر مذاہب کے پیروکار ایک نیک جذبہ کے تحت کوئی عمل بجالاتے ہیں تو اس کے طبعی ردعمل کے طور پر ایک سکون کی کیفیت ضرور طاری ہو جاتی ہے۔ جسم اور روح کے درمیان ایک ایسا رشتہ قائم ہے کہ جسم کی حرکات کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روح جب عبادت کے نتیجہ میں لطیف ہو جاتی ہے تو اس کا پرتو انسان کے جسم پر بھی پڑتا ہے۔ تبھی روحانی لوگوں میں ایک ظاہری جذب بھی صاف نظر آنا شروع ہو جاتا ہے اور لوگ ان کی طرف ایک مقناطیسی کشش کے ذریعہ کھنچے چلے جاتے ہیں۔ عبادت میں رکوع اور سجود کا روح پر اثر پڑتا ہے ورنہ عبادات میں جسمانی حرکات رکھنے کی بظاہر کوئی منطق نظر نہیں آتی جبکہ عبادت روح کر رہی ہوتی ہے مگر یہ ایک ایسے تجربہ کی بات ہے جس کا انکار مشکل ہے۔ پس جو بھی جسمانی حرکات بجالائی جائیں ان کا روح پر ضرور اثر پڑتا ہے۔

بالآخر سوال اٹھتا ہے کہ پھر دین حق اور مشرکانہ عبادات میں انسان کس طرح فرق کرے جب بظاہر دونوں طریق عبادت بجالانے والے سکون ملنے کا دعویٰ کرتے ہوں۔ اس کا دراصل جواب تو یہی ہے کہ سکون کا ملنا ایک حقیقت تو ضرور ہے مگر عبادت کا یہی ایک مدعا نہیں نہ ہی یہ کسوٹی ہے۔ جس طرح کھانا کھانے سے آپ کی بھوک کو تسکین ملتی ہے۔ آپ کا معدہ بھر جاتا ہے مگر اس کا اصل مقصد آپ کو غذا مہیا کرنا ہے جس پر نظام حیات قائم ہے اگر آپ کسی ایسی چیز سے اپنا معدہ بھر لیں جس میں غذائیت نہ ہو یا برائے نام ہو تو آپ بھوک پر تو قابو پالیں گے مگر آپ کو توانائی حاصل نہ ہوگی۔ عبادت تو اللہ تعالیٰ نے اس سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اگر کوئی اس مقصد کو حاصل نہیں کرتا اور صرف سکون پر قانع ہو کر رہ جاتا ہے وہ عبادات کے بعد اسی طرح رہتا ہے جس حالت پر وہ پہلے تھا اور مخلوق خدا پر رحمت بن کر نہیں جھکتا تو اس کے ہاتھ میں مغز نہیں محض اس کا چھلکا ہے۔

دین حق کے علاوہ کوئی ایسا دعویٰ کرنے والا اور اپنے عمل سے ثابت بھی کرنے والا آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ جو یہ دعویٰ کر سکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق ہے اور اس تعلق کی بھی چند نشانیاں ہوتی ہیں دعویٰ کرنا تو کوئی مشکل کام نہیں صرف زبان ہی ہلانی پڑتی ہے۔ اس دعویٰ کے لئے ثبوت مہیا کرنا ہی اس کی پہچان ہے۔ کون ہے جو دعویٰ سے کہہ سکے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دوسروں کے مقابل پر دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ وہ اس سے کلام کرتا ہے اور غیر اگر اس کے مقابل پر آئیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے حق میں نشان دکھلائے گا اور دکھلاتا ہے۔

غرض عبادت کے نتیجہ میں سکون کا مل جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہر کس و ناکس پر جاری و ساری ہے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے نظام حیات میں یہ حقیقت رکھ چھوڑی ہے کہ کسی چیز کی اصلیت یا پرکھ کے لئے اس نے بعض طریق کار نظام قدرت میں رکھ دیئے ہیں۔ اگر آپ پرکھنا چاہیں کہ بظاہر ایک چمکتی ہوئی چیز سونا ہے یا پیتل یا کوئی اور دھات تو اس کے لئے کسوٹی موجود ہے جو آپ کو خالص اور ناخالص میں تمیز کر دیتی ہے ورنہ اگر ایک شخص دعویٰ کرے اس کے پاس بھی ایک ایسی ہی چیز موجود ہے جو اسی طرح چمکتی ہے وزن میں بھی بھاری ہے، اور بظاہر دونوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا مگر جب ہم دونوں کو کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو کسوٹی فوراً بول اٹھتی ہے کہ کون سی دھات سونا ہے اور کون سی پیتل۔ دین حق سے ہٹ کر کسی مذہب کے ماننے والوں کے پاس زندہ شواہد (اور زندہ کے لفظ پر زور ہے) موجود نہیں ہوتے۔ جہاں تک قصوں اور گزرے ہوئے واقعات کا تعلق ہے ان میں تو تمام مذاہب والے برابر کے شریک ہیں۔ بلکہ قصوں میں گزشتہ معجزات اور کرامات تو شاید ہندو مذہب والے تمام مذاہب سے بڑھ کر ثابت ہوں کیونکہ ان کے دیو مالائی قصے تو حیران کن ہیں۔ لیکن ان میں سے کتنے ہیں جو دعویٰ کریں اللہ تعالیٰ ان کو کلام کا شرف بخشتا ہے اور ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

روپیہ کیا ایک پیسہ بھی اصطلاحی لحاظ سے مال شمار ہوتا ہے اور ایک روپیہ کا مالک بھی مال دار ہے اور ایک کروڑپتی بھی لیکن ایک روپیہ رکھنے والے کو کوئی مال دار نہیں کہے گا۔ تان آکر ٹوٹتی ہے تو قلت اور کثرت پر اور پھر اس کی کیفیت پر۔ اگر عبادات کے نتیجہ میں انسان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اور اس کا وجود خلق خدا کے لئے رحمت بن کر نہیں ابھرتا اور لوگ خواہ وہ کسی مذہب اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں ان کے لئے ایک مفید وجود نہیں بنتا اور وہ جو عبادت میں وقتی سکون پا کر بالآخر نرگن کا نرگن ہی رہتا ہے تو اس کی تو وہی حالت ہے جو سکون آور دوا لے کر ایک انسان پر طاری ہوتی ہے جونہی وہ اس سے آزاد ہوتا ہے وہ اسی چکنے گھڑے کی طرح ہوتا ہے جس پر چند بوندیں برسیں اور لڑھک گئیں۔ اللہ والے نہ صرف خود سونا ہوتے ہیں بلکہ ان میں پارس پتھر والی صفات پیدا ہو جاتی ہیں جو بھی ان سے چھوتا ہے سونا بن جاتا ہے۔ وقتی نہیں دائمی۔ ایسے لوگ صرف اور صرف زندہ مذہب میں ہی پائے جاتے ہیں اس سے باہر نہیں۔

OOO

ایک اچھی بات

ایک قدم ہی سے انسان ولی بن جاتا ہے۔ جب غیر اللہ کی شراکت نکال لی بس عباد الرحمان میں داخل ہو گیا جب اس کے دل میں محض خدا ہی خدا ہے اور کچھ نہیں تو پھر ایسے کو ہی ہم ولی کہتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑ کر عادات ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تند مزاج اور غصہ ور ان عادات بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بے شک یہ کرامت ہے۔ اور ایسا ہی خود ستائی اور خودپسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ میں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے تو بس یہ ایک مدامی اور زندہ کرامت ہے۔ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین احمد سامی ۔ لندن

محترم چوہدری احمد مختار صاحب

کراچی کی جماعت پاکستان بننے کے بعد سے ممتاز جماعت رہی ہے۔ بنیادی طور پر اس جماعت کی تنظیم اور تربیت دو شخصیات کے جذبہ خدمت کی مرہون منت ہے۔ ایک مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب اور دوسرے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب چوہدری عبداللہ خان صاحب کی وفات کے بعد امارت کی ذمہ داری مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کے کندھوں پر آئی تھی۔ جن کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت مقرر ہوئے۔ درمیان کی امارت نمایاں اس لئے نہ ہو سکی۔ کہ قبل اور بعد کی امارتوں نے لمبا زمانہ پایا۔ ورنہ جماعت احمدیہ کراچی، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی امارت میں بھی اسی نہج پر گامزن تھی۔ جو کراچی کا ایک مزاج بن چکا تھا۔

اس مختصر تمہید کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کے چند نیک یادوں کا تذکرہ باعث سعادت ہوگا۔ میں نے ان کو اس وقت دیکھا جب وہ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور عامہ تھے۔ ان کی امارت کے عرصہ میں' میں وہاں رہا نہیں اس لئے وہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جو کچھ ان کے رفقاء کار کہہ سکتے ہیں۔

چوہدری احمد مختار صاحب ایک کامیاب تاجر تھے۔ ہوشمند بزنس ایگزیکٹو تھے۔ اور یہی کچھ نظر بھی آیا کرتے تھے۔ اور ان کی پہچان بھی یہی تھی۔ انہی انتظامی صلاحیتوں کا پرتو' جماعتی کاموں پر بھی اسی طرح پڑتا تھا۔ چوہدری عبداللہ خاں صاحب کی امارت تھی۔ جماعتی کاموں میں بہت زیادہ مصروف نہیں رہا کرتے تھے۔ بلکہ تجارتی اور جماعتی بہی کھاتوں کو الگ الگ فاصلے سے نپٹاتے تھے۔

ٹھہرا۔ ٹھہرا کر بات کرنے کا انداز رکھتے تھے۔ چہرے پر مسکراہٹ بکھیر لیتے۔ بے تکلفی اور ہنسی سے اس میں رنگ بھر دیا کرتے تھے۔ لیکن ان کی باتیں علم رس ہوا کرتی تھیں۔ دنیا بھر سے اپنی دلچسپی کے تمام رسائل تک ان کی رسائی تھی۔ ان کی مجلسی گفتگو میں بھی یہی رنگ غالب ہوتا تھا۔ میرے ایک عزیز دوست سید سخاوت شاہ صاحب ان دنوں ان کے اکاؤنٹنٹ ہوا کرتے تھے۔ بہت علم دوست انسان تھے۔ دینی علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ علوم فنون کی کتب کی ذخیرہ اندوزی ان کا مشغلہ تھا۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ مالک اور ملازم کے تعلق سے ہٹ کر چوہدری احمد مختار صاحب اپنی دلچسپ باتوں سے اس قدر بہلاتے تھے کہ مجھے اخراجات کے حساب کتاب نبٹانے کا موقع ہی نہ ملتا تھا۔ وہ تھے' کہ اپنے ملازم کو کام میں الجھانے کی بجائے اپنی لطیف باتوں میں الجھاتے چلے جاتے تھے۔ انہی دنوں مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الرابع) بھی بندر روڈ پر اپنا تجارتی دفتر کھولے ہوئے تھے۔ جہاں ان کی تجارت کا انداز ہی جدا تھا۔ جس کے بارے میں ہم حضرت صاحب کی زبانی بھی سن چکے ہیں۔ کہ کاروبار کرنا ہے تو بغیر سود کے کاروبار کرنا ہے۔ اور اس میں انہوں نے کامیابی بھی حاصل کر کے دکھائی۔ سید سخاوت شاہ صاحب کی ہی روایت ہے۔ کہ مکرم صاحبزادہ صاحب جب اپنے دفتری جھمیلوں سے فارغ ہوتے۔ تو سیدھے چوہدری احمد مختار صاحب کے پاس تشریف لے آتے۔ اور دیر تک محو گفتگو رہتے۔ ان کے پاس آتے تو اس لئے تھے کہ کچھ تجارت کی باتیں ہوں گی۔ مفید معلومات کا تبادلہ ہوگا۔ نئے نئے طریق سامنے آئیں گے۔ علمی گفتگو کا سلسلہ ایسی وسعت اختیار کر جاتا۔ جس کے لئے ایک بزنس ایگزیکٹو کا مزاج متحمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ سلسلہ قائم رہتا۔ جب تک صاحبزادہ صاحب تشریف فرما رہتے۔

مکرم چوہدری صاحب نے ایک عادت بنا رکھی تھی۔ کہ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب اور تحریرات سے الفاظ کے حوالوں سے ایک کلید مرتب کرتے رہتے تھے۔ اس کے لئے وہ باقاعدگی سے کوشاں رہے۔ نامعلوم کس حد تک وہ کلید مرتب کر پائے' (بظاہر تو یہ جوئے شیر لانے والی بات ہے) مجھ جیسا کم فہم یہی سوچے گا کہ اتنی سخت کاوش کی افادیت کیا ہوگی۔ لیکن یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ جب ان کے اقرباء اس ذخیرہ کو شائع کریں گے۔ فی الحال یہی سوچا جا سکتا ہے۔ کہ چوہدری صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کا ایک نیا اسلوب نکالا۔ کاش ہم بھی سیکھ سکتے! مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے بھی ایک ضخیم جلد روح العرفان مرتب فرمائی تھی۔ جس میں انہوں نے مختلف عناوین کے تحت کتب حضرت بانی سلسلہ سے اقتباسات کو یکجا کر کے شائع فرمایا۔ وہ اپنی جگہ حوالہ جات کا ایک مخزن ہے۔ جب چوہدری صاحب کی مرتب کردہ "الفاظ" کی جلد بھی شائع ہوگئی تو یقیناً یہ ایک مفید اضافہ ہوگا۔ جماعت احمدیہ کے سکالرز کے لئے یہ لمحہ فکریہ بھی ہے۔ کہ روحانی خزائن سے نئے زاویئے تلاش کرنا۔ ریسرچ کا ایک وسیع میدان ہے۔ ریسرچ کی بات چل نکلی تو کراچی ہی کے روح رواں مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کی ایک بات یاد آئی۔ انہوں نے جب اپنی تعلیم کا سلسلہ یونیورسٹی کی سطحوں کی طرف بڑھانا شروع کیا تو کہا کرتے تھے۔ کہ جب بوڑھے ہو جائیں گے۔ تو اس پڑھے' سے کچھ لکھنے کا بہانہ تلاش کریں گے۔ معلوم ہوتا ہے وہ ابھی بوڑھے نہیں ہوئے۔

حرف آخر' ہمیں چوہدری صاحب سے کچھ نسبت تو تھی۔ لندن تشریف لاتے تو اسی نسبت کو زندہ رکھتے۔ آخر زندہ دل ہی تو تھے! اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں ابداً زندہ رکھے۔

مجھ کو تم ستانے بھی دو ان یادوں کی چھاؤں میں
جن یادوں نے ڈالی ہے زنجیر سی میرے پاؤں میں

میری گہری آنکھوں میں ماحول کی شمعیں جلتی ہیں
میں ناداں ہوں نادانوں میں' اور دانا' داناؤں میں

وہ' ہاں وہ کہ مری خوشیوں سے بھی رنجیدہ خاطر ہیں
میں' ہاں میں کہ شریک حال رہا سب کی گھٹناؤں میں

آنگن آنگن روپ بکھیرا مہک اٹھیں دیواریں بھی
جیسے چاند اتر آیا ہو سُونے سے صحراؤں میں

تیغ زنوں کے ہاتھوں سے گر جاتی ہیں تلواریں بھی
ہوتا ہے اثر کچھ ایسا ہی ان آہوں اور دعاؤں میں

جو اٹھتے ہیں مظلوموں پر وہ ہاتھ ہمیشہ کٹتے ہیں
"کٹنے" کی سمجھ معدوم سہی جمہور کے سب آقاؤں میں

شہروں کے کشادہ ہونے سے شہروں کی گھُٹن بڑھ جاتی ہے
اٹھے گا نسیم اب چل کے رہیں اِک دُور اُفتادہ گاؤں میں

نسیم سیفی

تحریک جدید ربوہ دسمبر 1979ء

آپ کا خط ملا

مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

آنجناب کے مورخہ 12۔اپریل کو لکھے گئے طب و صحت کے عنوان والے مضمون کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے سب سے پہلے اس مضمون میں یرقان کی اقسام کا ذکر کیا ہے جو کہ وائرس سے ہوتا ہے۔ وائرس کے علاوہ بھی یرقان ہو سکتا ہے۔ صرف Viral Hepatitis کی A سے لے کر E تک اقسام ہیں۔ ان میں سے ٹائپ A اور E کے وائرس منہ کے ذریعے یعنی کھانے پینے کے عمل کے ذریعہ سے جائیں گے اور دیگر ٹائپ B-C اور D خون کے ذریعہ سے نئے مریض میں داخل ہوں گے جہاں تک نوزائیدہ بچوں میں پیدائش کے دوسرے روز سے پانچویں روز کے درمیان نمودار ہونے والے یرقان کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں آپ کے مضمون کے حوالے سے کچھ وضاحت ضروری ہے وگرنہ قارئین کے لئے غلط فہمی کا اندیشہ ہے۔ ان نوزائیدہ بچوں کو ایسا یرقان ہوتا ہے جسے کہ ہم فیزیولوجیکل یرقان کا نام دیتے ہیں اور یہ نارمل بات سمجھنی چاہئے۔ بچوں کی بھاری اکثریت کو اسی قسم کا یرقان ہوتا ہے اور اس کے لئے کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف چند روز کی دھوپ کی شعاؤں سے بچے کے جسم کی پیلاہٹ آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہے۔ ان بچوں میں سے نہایت ہی کم کو بیماری والا یرقان ہو گا جسے کہ ہم Pathological

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حامد کریم محمود- پولینڈ

الجیریا

قدرتی حالات اس کا پورا نام پیپلز ڈیمو کریٹک ری پبلک آف الجیریا ہے اردو میں الجزائر کہا جاتا ہے۔ الجیریا شمالی افریقہ میں واقع ہے اس کا کل رقبہ 2381741 مربع کلو میٹر ہے۔ اس کے مشرق میں لیبیا اور تیونس اور جنوب میں مالی اور نائیجیر کے ممالک" اور مغرب میں مراکش۔ صحراء اور موریطانیہ کے ممالک ہیں اور جنوب میں Mediterranean sea ہے۔ اس کی سرحد کی لمبائی 6240 کلو میٹر ہے اور سمندری سرحد 1183 کلو میٹر ہے الجیریا کا شمالی اور جنوب مشرقی حصہ پہاڑی ہے اور بقیہ حصہ میدانی ہے۔ ملک کا وہ علاقہ جو سمندر کے قریب ہے وہ بہت زرخیز ہے۔ الجیریا کا مشہور پہاڑی سلسلہ اٹلس (Atlas) شمال میں ہے اور Hegar پہاڑی سلسلہ جنوب مشرقی حصہ میں ہے۔

اس کی سب سے بلند ترین چوٹی Djebel Chelia ہے جس کی بلندی 2285 میٹر ہے۔ ساحل سمندر کے ساتھ موسم خوشگوار ہے اور ملک کا بقیہ حصہ گرم اور خشک ہے۔ اوسط گرمی 18 سینٹی گریڈ بہار کے موسم میں گرمیوں میں 27 اور خزاں کے موسم میں 21 سینٹی گریڈ ہوتا ہے اور سردیوں میں 12 تک ہوتا ہے۔

الجیریا میں بارش بہت کم ہوتی ہے اور یہاں کوئی قابل ذکر دریا نہیں ہے۔ سب سے بڑا دریا یہاں Vart Ashsholof جس کی لمبائی 675 کلو میٹر ہے۔

سیاسی حالات الجیریا کے ابتدائی باشندے بربر کہلاتے ہیں اور یہ نام ان لوگوں پر اطلاق پاتا ہے جو یونانی نسل سے نہ ہوں۔ اسلام کی آمد سے قبل یہاں Feneghians کا قبضہ تھا۔ ان کے بعد 6 صدیوں تک Carthage نے یہاں حکومت کی۔

دوسری صدی عیسوی کے درمیان رومن کی حکومت شروع ہوئی۔ اس کے بعد مشرقی رومن بادشاہت قائم رہی۔

ساتویں صدی میں مسلمانوں نے الجیریا کو فتح کیا۔ اس وقت عوام نے اسلام کو اپنا مذہب اور عربی کو اپنی زبان کے طور پر اپنا لیا۔ پندرھویں صدی میں سپین نے الجیریا پر حملہ کیا لیکن وہ سولہویں صدی میں سلطنت عثمانیہ سے شکست کھا گئے۔

انیسویں صدی میں جب کہ یورپین ملکوں نے مشرقی ملکوں پر قبضہ کرنا شروع کیا اور ان ملکوں کو اپنی کالونیاں بنانے لگے تو 1830ء میں فرانس نے الجیریا پر قبضہ کر لیا 1842ء میں الجیریا کا فرانس کے ساتھ الحاق کر دیا گیا۔ 1830 سے لے کر 1962ء تک الجیریا فرانس کی کالونی کے طور پر رہا۔ پھر الجیرین محب وطن فرانس کی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ الجیریا کو فرانس سے آزادی دلا سکیں۔ اس طرح الجیرین اور فرانس کے درمیان جنگ شروع ہو گئی فرانس کے آباد کاروں کے خلاف لڑائی کرنے والوں میں ایک نام عبد القادر بہت مشہور ہیرو کے طور پر ہوا وہ اپنے پیروکاروں کے ساتھ مل کر 17 سال تک فرنچ آباد کاروں کے خلاف الجیریا میں لڑتا رہا لیکن وہ آخر کار ناکام ہو گیا لیکن یہ ناکامی آزادی کے متوالوں کو اپنے ملک کو آزاد کروانے کی کوشش سے باز نہ رکھ سکی۔

دوسری جنگ عظیم میں جبکہ جنرل ڈیگال وزیر اعظم کے طور پر متعین ہوئے اس وقت الجیریا پر فرانس کے کلچر کی یلغار شروع کر دی گئی۔

دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر الجیرین آزادی حاصل کرنے والوں اور فرانس کے باشندوں کے درمیان لڑائی کی جھڑپیں تیز ہو گئیں۔ جس کے نتیجہ میں 10 لاکھ الجیرین مسلمان فرنچ آباد کاروں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ 1956ء میں الجیریا کو خود مختاری دے دی گئی لیکن عوام کو یہ بات مطمئن نہ کر سکی۔ آخر کار 1962ء میں معاہدہ Evian پر جنرل ڈیگال کی طرف سے دستخط کر دیئے گئے اور الجیریا نے ایک آزاد ملک کی طرح سانس لیا۔

اس وقت الجیریا بطور پیپلز ڈیمو کریٹک ری پبلک آف الجیریا کہلاتا ہے الجیریا اقوام متحدہ اور UNESCO کا ممبر ہے اس طرح عرب لیگ اور عرب کانفرنس آرگنائزیشن کا بھی ممبر ہے۔

1976ء میں الجیریا میں نیا آئین تیار ہوا اور قابل عمل قرار دیا گیا اور 1979ء میں اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔ اس کی اسمبلی میں 281 ممبر ہیں جن کا ہر پانچ سال کے بعد انتخاب کیا جاتا ہے۔

الجیریا کی آبادی تقریباً دو کروڑ پانچ لاکھ ہے جن میں سے 99 فیصد عرب اور بربر ہیں ایک فیصد یورپین۔ آبادی کا 45 فیصد 15 سال عمر سے چھوٹے ہیں۔ اکثریت آبادی مسلمان ہے اور ان میں سے متشدد مزاج مسلمان زیادہ پائے جاتے ہیں۔

سرکاری اور اکثریت کی زبان عربی ہے لیکن لوگوں کی بہت بڑی تعداد فرنچ اور بربر زبانیں بھی بولتے ہیں۔ طرز تحریر عربی ہے 56 فیصد آبادی دیہاتوں میں اور 44 فیصد شہروں میں رہتی ہے۔ سالانہ شرح پیدائش 3.2 فیصد ہے۔ دار الحکومت کا نام "الجیرز" ہے جس کی آبادی 2370000 ہے۔ Ouahran اور Constantinople الجیریا کے دوسرے بڑے شہر ہیں جن کی آبادی 663504 اور 448578 ہے۔

الجیریا 48 یونٹوں میں منقسم ہے۔ ملک کی ایک ہی سیاسی پارٹی ہے جس کا نام "نیشنل برٹش فرنٹ" ہے جو کہ ملک میں سیاسی پارٹی کے طور پر جانی جاتی ہے۔ فوجی دستوں کی تعداد 140000 ہے جس میں 120000 (بری) آرمی 8000 (بحری) نیوی اور 12000 ایئر فورس ہے۔ پیرا ملٹری فورسز کی تعداد 24000 ہے 1983ء میں ڈیفنس بجٹ 420 ملین دینار تھا۔

صحت عامہ اور میڈیکل سہولیات

الجیریا میں 11.4 فیصد بچے ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں۔ اوسط عمر 56 سال ہے۔ ہر 350 لوگوں کے لئے ہسپتال میں ایک بستر مہیا ہے اور ہر 2500 لوگوں کے لئے ایک ڈاکٹر ہے' 77 فیصد لوگوں کے لئے صاف ستھرا پانی مہیا ہے۔

تعلیم و تربیت الجیریا میں 95 فیصد بچے جو چھ سال کے ہیں وہ پرائمری سکول جاتے ہیں پرائمری تعلیم چھ سال تک ہوتی ہے۔ 33 فیصد طالب علم سیکنڈری سکول اور 5 فیصد ہائی سکول جاتے ہیں۔ بالغ افراد کی شرح تعلیم 35 فیصد ہے ہر 67 طلبہ کے لئے ایک استاد ہے۔ الجیرین حکومت تعلیم پر بہت دھیان دیتی ہے۔ اور بجٹ کا بہت بڑا حصہ تعلیم کے لئے وقف کرتی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

طب و صحت

اگر ایک تھیلے میں 70 فی صد پانی ہو اور 20 فیصد کوئی ٹھوس چیز تو آپ دیکھیں گے کہ وہ تھیلا بالکل ڈھیلا ڈھالا ہو گا اپنے آپ میں کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ کبھی دائیں گرے گا کبھی بائیں۔ اور اس میں ٹھوس چیز کے ہلنے جلنے پر خاصا شور پایا جائے گا۔ لیکن عجیب بات ہے کہ کہتے ہیں کہ ہمارے جسم میں 70 فیصد پانی ہے اور باقی ٹھوس مواد بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دماغ کا 75 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ ہمیں تو کبھی یہ محسوس نہیں ہوا۔ لیکن بہرحال اس معاملے میں ڈاکٹروں کی بات ماننی ہی پڑتی ہے۔ اسے مانے بغیر چارہ نہیں۔ ویسے آپ دیکھیں کہ اگر انسانی جسم پر کہیں کٹ آجائے تو خون تو بہتا ہے اور خون بہنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس میں کچھ پانی بھی ہو گا لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ پانی کا فوارہ چھوٹ پڑے۔ آخر 70 فیصد پانی جسم میں موجود ہے تو عام طور پر تو یہی ہونا چاہئے کہ اگر کہیں سے جلد کاٹی جائے تو پانی کا فوارہ چل نکلے لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے۔ بہرحال ہماری منطق اپنی جگہ پر اور ڈاکٹروں کا فیصلہ اپنی جگہ پر۔ بات ہم ڈاکٹر ہی کی مانیں گے۔ اس لئے کہ جسم کے اعضاء اور ان کی کیفیت کا تعلق اسی سے ہے۔ ہمیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ انسان کو خوراک نہ ملے صرف پانی ملتا رہے وہ ستر روز تک زندہ رہ سکتا ہے اور جو لوگ بھوک ہڑتال کرتے ہیں وہ غالباً اسی بات کو سامنے رکھ کر کرتے ہوں گے۔ لیکن اگر پانی 72 گھنٹے تک نہ ملے تو انسانی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ عام طور پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں پانی کی ضرورت اسی صورت میں پیش آتی ہے کہ ہمیں پیاس لگے۔ پیاس لگے تو ہم پانی پیتے ہیں جو پانی ہمارے جسم سے کسی اور طرح نکل جاتا ہے اس کا ہمیں احساس ہی نہیں ہوتا۔ موسم گرما میں آپ کچھ لکھنے بیٹھیں اور آپ کا بازو کہنیوں تک ننگا ہو تو آپ لکھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ اتنے بڑے بڑے قطرے آپ کے بازو پر جمع ہو جاتے ہیں کہ وہ آپ کے کاغذ کو گیلا کر دیتے ہیں اور ویسے بھی کچھ تھوڑی بہت ورزش کی جائے یا کوئی محنت کا کام کیا جائے تو ہمارے جسم سے پانی پسینے کی صورت میں بہہ نکلتا ہے لیکن ہمیں کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ اس پانی کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر جسم سے پانی نکلے گا اور نکلتا ہی چلا جائے گا تو ہمیں پانی کی دوبارہ ضرورت پیش آئے گی۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ ڈی ہائڈریشن یعنی جسم سے پانی کا کم ہونا یا ختم ہونا نہایت ہی خطرناک امر ہے۔ ڈی ہائڈریشن زیادہ ہو جائے تو انسانی زندگی ختم ہو سکتی ہے۔

بہرحال پانی نکلنے کا ہمیں احساس ہو یا نہ ہو ہمارے جسم کے ماہر یعنی ڈاکٹر ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ہمیں پانی پیتے رہنا چاہئے۔ صرف اسی صورت میں نہیں کہ ہمیں پیاس لگے بلکہ پیاس کے بغیر بھی پانی پینا چاہئے کیونکہ ہمیں احساس نہ دلانے کے باوجود پانی تو ہمارے جسم سے نکلتا ہی رہتا ہے۔ اور اس پانی کو پورا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسی لئے آجکل او۔ آر۔ ایس کا بڑا چرچا ہے۔ جب بھی اسہال ہوں جن سے انسان کے جسم میں پانی کم ہونے لگتا ہے او۔ آر۔ ایس کا استعمال کرنا چاہئے۔ بعض اوقات بچے او۔ آر۔ ایس تو بدمزا سمجھتے ہوئے نہیں پیتے۔ یا پیتے ہیں تو الٹی کر دیتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں کا کہنا ہے بے شک الٹی کر دیں۔ آپ ان کے اندر منہ کے ذریعے او۔ آر۔ ایس ضرور پہنچائیں اور یہ حالت نہ ہونے دیں کہ خدانخواستہ منہ کے ذریعہ کچھ نہ جا سکے تو ٹیکوں کے ذریعے پانی اندر پہنچانا پڑے۔

پس دیکھا آپ نے پانی کی کتنی اہمیت ہے۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک دن میں کتنا پانی پینا چاہئے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کم از کم سات آٹھ گلاس تو ضرور پیے جائیں۔ جن لوگوں کو گردے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے انہیں چاہئے کہ وہ اس سے بھی زیادہ پانی پئیں۔ لیکن عام حالات میں جب انسان اپنے آپ کو تندرست سمجھتا ہے تو پیاس کے علاوہ بھی اسے پانی پیتے رہنا چاہئے۔ یہ بات ہمارے لئے نہایت اہم ہے۔ امید ہے آپ پہلے بھی پانی پیتے ہوں گے یعنی پیاس کے علاوہ بھی لیکن اب ہماری یہ بات سن کر آپ یقیناً پہلے سے زیادہ پانی پینے کی کوشش کریں۔ یہ بات آپ کے لئے خدا نے چاہا تو بہت مفید ثابت ہو گی۔

(ن۔ س)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کانگو کے نئے سربراہ

کل تک کے باغی لیڈر اور حال میں سابق زائر اور موجودہ کانگو کے صدر لارین کابیلہ نے دارالحکومت کنساشا پہنچ کر بطور صدر ملک کا اقتدار سنبھال لیا ہے۔ اس سے قبل ان کی حامی افواج ملک پر قبضہ کر چکی تھیں۔ وزیراعظم اور صدر موبوتو ملک چھوڑ گئے تھے۔ فوج نے بھی کابیلہ کی اطاعت تسلیم کر لی تھی۔ صدر کابیلہ نے اپنے ملک کا نام دوبارہ بدل دیا ہے۔ ماضی میں زائر کو کانگو کہا جاتا تھا اور یہ ملک فرانسیسی اور برطانوی حصوں میں منقسم تھا۔ کانگو کا نام پانچویں بار بدلا گیا ہے۔ نئی حکومت نے ملک کا جھنڈا بھی بدلا دیا ہے۔ آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ چند ماہ میں ہوں گے۔ جس کے بعد ملک کا نیا آئین بنایا جائے گا۔

دارالحکومت کنساشا میں زندگی معمول پر آ رہی ہے۔ اب شہر پرامن ہو گیا ہے۔ گلی کوچے آباد ہو گئے ہیں۔ عوام کی چہل پہل دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ کنساشا میں اخبارات کی اشاعت بھی دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ اس سے قبل نئی حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے وقت شہر میں لوٹ مار ہوئی اور 200 کے قریب افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ باغی سپاہی شہر میں گشت کر رہے ہیں۔

باغی حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے بعد کئی ممالک نے صدر کابیلہ کی حکومت تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جن ملکوں نے کہا ہے کہ وہ نئی حکومت کو تسلیم کر لیں گے ان میں کینیا' جنوبی افریقہ' جاپان' لیبیا' انگولا' روانڈا' تنزانیہ اور نمیبیا شامل ہیں۔

امریکہ کی قومی سلامتی کے مشیر سیموئیل برگر نے کہا ہے کہ امریکہ کابیلہ کے ساتھ مل کر کام کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ باغیوں پر زور دے رہا ہے کہ وہ جامع عبوری حکومت تشکیل دے دیں اور جمہوریت کی طرف قدم بڑھائیں۔

معلوم ہوا کہ سابق صدر موبوتو اپنے گاؤں سے ایک چارٹرڈ جہاز کے ذریعے ٹوگو چلے گئے ہیں۔

OOO

سری لنکا میں باغیوں کے خلاف کارروائی

زائر/کانگو میں تو باغی کامیاب ہو گئے مگر سری لنکا میں باغیوں کے مقدر میں کامیابی نہیں لکھی۔ فوج کے ہاتھوں ان کی جانیں جانے کا سلسلہ جاری ہی رہتا ہے۔ فوج نے سری لنکا کے تامل باغیوں کے خلاف سال بھر سے زائد عرصے سے ایک مسلسل مہم شروع کر رکھی ہے تامل باغیوں کے خلاف یہ فوج کی سب سے زیادہ طویل اور شاید سب سے زیادہ کامیاب مہم بھی ہے۔ مگر سخت جان جنگجو اور خودکشی پر آمادہ تامل بھی اپنی آزادی کی جدوجہد ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔

تازہ خبروں کے مطابق سری لنکا کی فوج نے بتایا ہے کہ ملک کے شمال میں باغیوں کے کنٹرول کے ایک جنگل میں فوج کی مہم کے تحت ایک بڑے حملے کے دوران اس نے تامل باغیوں سے دوسرا بڑا شہر میرن کینی چھین لیا ہے۔ وزارت دفاع کے ترجمان کے مطابق سرکاری فوج نے تین دن کی لڑائی کے بعد یہ شہر باغیوں سے حاصل کر لیا ہے۔ فوجی ذرائع کے مطابق اس حملے میں 600 افراد ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔

OOO

بھارتی وزیراعظم کا دورۂ آسام

بھارت کے صوبے آسام میں وزیراعظم اندر کمار گجرال کے دورے کے موقع پر عام ہڑتال کی گئی۔ ہڑتال کی اپیل یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ آف آسام نے کی تھی۔ جس سے روزمرہ کی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ فرنٹ گزشتہ 17 برس سے آسام کی آزادی کے لئے مہم چلا رہا ہے۔ اور آئے دن سرکاری افراد کے خلاف تشدد کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ فرنٹ نے بھارتی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ظالمانہ اقدامات کے ذریعے آسام کے لوگوں کو اپنا محکوم بنا رکھا ہے۔

کشمیر کے بعد بھارت کے جس علاقے میں علیحدگی کی مہم پوری شدت سے جاری ہے اس میں آسام سرفہرست ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے کہا ہے کہ میں نے ہڑتال کا برا نہیں مانا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سابق بھارتی وزیراعظم دیوگوڑا نے اس علاقے کے عوام کے لئے جس اقتصادی امدادی پیکج کا اعلان کیا تھا وہ جاری رہے گا۔ انہوں نے علیحدگی پسندوں کو ایک بار پھر مذاکرات کی پیشکش کی۔

بھارت کے وزیراعظم کو جو مسائل ورثے میں ملے ہیں اور جو فی الحقیقت بھارتی وزرائے اعظم کو کئی سال سے وراثت میں ملتے چلے آ رہے ہیں وہ کئی ریاستوں میں علیحدگی پسندی کی تحریکیں ہیں جن میں کشمیر' پنجاب' آسام اور تری پورہ کے علاقے شامل ہیں۔ بھارتی حکومت ان علاقوں کو خوش کرنے کی کوششیں کرتی رہتی ہے مگر یہ سلسلہ جاری ہے اور بھارتی حکومتوں کے لئے مستقل دردسر بنا ہوا ہے۔ اس علاقے میں سرگرم بوڈو باغی قبائل کو دبانے کے لئے بھارت نے بنگلہ دیش سے معاہدہ بھی کر رکھا ہے تاکہ بھارت سے بھاگ کر جانے والے علیحدگی پسندوں کو بنگلہ دیش میں پناہ لینے سے روکا جائے۔ مگر ان سب قسم کی کوششوں کے باوجود علیحدگی پسندی کی تحریکیں جاری ہیں۔

OOO

فرانس- امریکی دھمکی مسترد

یورپ کے جو ممالک دلیری کے ساتھ امریکی سپر طاقت کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں ان میں فرانس نمایاں ہے۔ حال ہی میں فرانس کے صدر چین کے دورے پر گئے اور انہوں نے تائیوان سے تعلقات عملاً ختم کرنے کا اعلان کر کے چین کی حمایت کرنے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے چین کے ساتھ ایسے سمجھوتے کئے ہیں جن سے امریکی کے وسیع تر مفادات کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

اب فرانس نے امریکہ کی ایک اور نافرمانی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نے ایران کے ساتھ ایک بھاری مالیت کی سرمایہ کاری کا معاہدہ کر لیا ہے۔

ایران اور فرانس کی ایک کمپنی نے ایران میں تیل اور گیس کے شعبے کی ترقی کے لئے ساڑھے تین ارب ڈالر کا ایک سمجھوتہ طے کیا ہے۔ یہ سمجھوتہ امریکہ کی اس دھمکی کے باوجود کیا گیا ہے کہ ایران میں 4 کروڑ ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری کرنے والی کی کسی بھی غیر ملکی کمپنی کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ یہ بات ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے گزشتہ روز ایران کے خلاف بین الاقوامی پابندیوں کے لئے امریکہ کی کوششوں کے بارے میں بتایا۔

OOO

کردوں کے خلاف عراقی کارروائی

کرد قوم ایران عراق اور ترکی تین ممالک میں پہاڑیوں کے علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ فطری طور پر سخت کوشش اور جنگجو یہ لوگ ہمیشہ ہی ان ملکوں سے نبرد آزما رہتے ہیں۔ کبھی عراق ان پر چڑھ دوڑتا ہے اور کبھی ترکی ان کے خلاف فوجی ایکشن کرتا رہتا ہے۔

حال ہی میں ترکی نے شمالی عراق سے ملنے والی اپنی ترک عراق سرحد پر عراقی علاقے کے اندر کردوں کے خلاف مہم جاری کی ہے۔ اور کہا ہے کہ جب تک ترک کرد باغیوں کا صفایا نہیں کر دیا جاتا۔ اور یہ علاقہ عراق کرد لیڈر مسعود برزانی کے کنٹرول میں نہیں آ جاتا مہم جاری رہے گی۔ ترکی کے حکام کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ باغی کردوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔

ادھر مسعود برزانی کی کرد ڈیموکریٹک پارٹی نے بھی شمر میں ترکی کے کرد باغیوں کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے تاکہ ترک فوجوں کی مدد کی جا سکے۔

ترکی کے کرد باغیوں نے تاہم کہا ہے کہ ان کا جانی نقصان ترکی کے بتائے گئے نقصان سے کہیں کم ہے۔ اس علاقے میں آزادانہ طور پر کوئی اطلاع ملنا مشکل ہے عموماً ترک فوج یا باغی کردوں کے ذرائع سے ہی خبریں ملتی ہیں جو عموماً مبالغہ سے بھری ہوتی ہیں۔ ان کی تصدیق کا کوئی موثر ذریعہ موجود نہیں ہے۔

OOO

ڈینس راس کی ناکامی

امریکی نمائندہ برائے مشرق وسطی مسٹر ڈینس راس اسرائیل اور فلسطینیوں میں مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ شروع کرانے میں ناکام ہونے کے بعد امریکہ واپس چلے گئے ہیں۔ فلسطینی خود مختار اتھارٹی کے وزیر مسٹر نبیل شاد نے ڈینس راس کی ناکامی پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات نے امریکہ کے صدر بل کلنٹن کو ایک خط روانہ کیا ہے جس میں انہوں نے امریکی نمائندے کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور مذاکرات میں تعطل دور کرنے کے لئے مزید کوششوں کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر عرفات امریکہ کے صدر کلنٹن سے ذاتی طور پر مداخلت چاہتے ہیں۔

مسٹر ڈینس راس نے مذاکرات شروع کرانے کی کوشش میں اپنے دورے میں ایک دن کی توسیع بھی کی مگر ناکام رہے۔

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان حالیہ کشیدگی القدس الشریف میں اسرائیلی بستیوں کے قیام پر شروع ہوئی تھی۔ اسرائیل کے وزیراعظم اس بارے میں کوئی نرمی کرنے کو تیار نہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

یرقان کہیں گے۔ ایسے یرقان کی بے شمار وجوہات کی وجہ سے ان کا بیان یہاں ممکن نہ ہو گا۔ دراصل جوبات آپ کے مضمون سے اخذ کی جا سکتی تھی وہ یہ تھی کہ نوزائیدہ بچوں کے یہ یرقان شاید Viral Hepatitis اے بی سی' ڈی اور ای میں سے ہی ہوتے ہیں جو کہ صحیح بات نہیں ہے۔ وائرس سے ہونے والے یرقان کھانے پینے کے راستے یا خون میں براہ راست وائرس کے داخلہ سے ہوں گے۔ دوسری اہم بات یہ کہ آیا ان نوزائیدہ بچوں کو عورت کے حمل کے دوران عورت کو ٹیکہ لگانے سے یرقان سے بچایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اس کا جواب یہ بنتا ہے کہ دنیا میں اس وقت تک ایسی کوئی پریکٹس شروع نہیں ہوئی۔ آپ کے مضمون میں لکھا ہوا ہے کہ بچے کو اگر یرقان ہو تو اسے ماں سے ملتا ہے۔ اس فقرے کو ایسے لکھنا زیادہ مناسب ہو گا کہ ماں کو اگر دوران حمل یرقان ہو تو بچے کو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے کہ بچوں کی بہت بڑی اکثریت جو پیدائش کے بعد یرقان کا اظہار کرتی ہے اس کا تعلق ماں سے ہرگز نہیں ہوتا۔ آگے آپ نے لکھا ہے کہ ہر ماں بننے والی عورت یرقان کا ٹیکہ ضرور لگوائے۔ اس وقت پیدا ہونے والے بچے کو کسی ممکنہ بیماری سے بچانے کے لئے ماں کو لگنے والا جو ٹیکہ میڈیکل پریکٹس میں رائج ہے وہ صرف تشنج سے بچاؤ کا ٹیکہ ہے۔ یرقان کا کوئی ٹیکہ نہیں لگایا جاتا۔ عام آدمی اور بچے کو یرقان سے بچانے کے لئے تین ٹیکوں کا کورس کیا جاتا ہے اور یہ کورس اگر ہو جائے تو آدمی کو دس سال کے لئے صرف اور صرف B وائرس کے خلاف حفاظت پہنچاتا ہے۔ A ٹائپ کے لئے الگ کورس کروانا ہو گا۔ اور حمل کے دوران یہ ٹیکے نہیں لگائے جاتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ بالا خط مکرم ڈاکٹر قریشی لطیف احمد صاحب کو بھجوایا گیا کہ اس کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ محترم قریشی صاحب کی رائے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(ادارہ)

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی لکھتے ہیں۔

12۔ اپریل 1997ء کا مضمون خاکسار نے بھی پڑھا ہے اور جو پیغام آپ اس میں دینا چاہتے ہیں یعنی 1۔ پینے کے پانی میں احتیاط کی ضرورت ہے اور اسے ابال کر پینا چاہئے۔

2۔ Syrings کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہے اور Disposable استعمال ہونی چاہئیں اور صرف ایک دفعہ استعمال کے بعد انہیں ضائع کر دیا جائے۔

3۔ ماؤں کو حفاظتی ٹیکے لگوانے کے نتیجے میں بچے ان بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں جن کا ٹیکہ ماؤں کو دیا گیا ہو۔ B یرقان کا ٹیکہ بھی عورتوں کو ضرور لگوانا چاہئے تاکہ ان کے جسم میں مدافعتی طاقت پیدا ہو جائے۔ یہ تینوں پیغام درست ہیں اور میں ان سے مکمل طور پر متفق ہوں۔

جہاں تک یرقان کی قسموں اور وجوہات کا تعلق ہے یہ ایک وسیع مضمون ہے جس پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

ہر نوزائیدہ بچے میں عام طور پر معمولی سا یرقان ہو جاتا ہے جو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ابھی بچے کے جگر کے خلیات پورے طور پر کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ یہ کمزوری چند دنوں میں دور ہو جاتی ہے۔ نوزائیدہ بچوں میں بہت سی اور وجوہات بھی یرقان کی ہوتی ہیں جن میں سب سے اہم بچے اور ماں کے خون کی قسم میں فرق ہوتا ہے اور ماں کے خون سے نکلنے والی Antibodies بچے کے لئے زہر کا اثر رکھتی ہے۔ جہاں تک وائرس کی وجہ سے ہونے والے یرقان کا تعلق ہے تو جیسا کہ آپ نے لکھا کہ پانچ قسم کے یا اس سے بھی زیادہ قسم کے وائرس یرقان پیدا کرتے ہیں اور جگر کے عمل کو متاثر کرتے ہیں۔ ان میں سے جس وائرس کا حملہ انسان پر ہو جائے اس کے خلاف جسم مدافعتی Antibody تیار کر لیتا ہے اور آئندہ اس جراثیم کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔ ایسی Antibodis اگر ماں کے جسم میں موجود ہوں تو وہ نوزائیدہ بچے کے جسم میں سرایت کر جاتی ہیں اور کچھ عرصہ کے لئے (یعنی 3 سے 6 ماہ تک) بچوں کو ان مخصوص بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اسے ہم Passive Immunity کہتے ہیں۔ اگر B Hepatitis وائرس کے خلاف ٹیکے ماں کو لگے ہوں تو یقیناً اس سے بچے کو اس حد تک فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

Hepatitis-B C اور D کی بعض قسمیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے خلاف Antibody نہیں بنتی اور وہ جگر کے اندر ہی اندر پلتے رہتے ہیں اور مریض کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ ایسا مریض اگر کوئی خاتون ہو اور وہ زچگی کی حالت میں ہو تو ایسے وائرس بہت خطرناک اور مہلک اثرات پیدا کرتے ہیں۔ امید ہے میرا یہ نوٹ ان سوالات کا جواب دیتا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

معاشی حالات الجیریا میں زیر کاشت رقبہ 7650000 ہیکٹرز ہے۔ زیادہ ہونے والی فصلیں انگور۔ جو۔ کھجوریں سنگترہ مالٹا زیتون اور سبزیاں ہیں۔ کسانوں کا ایک حصہ جانوروں کے بزنس میں بھی مشغول ہے۔ سالانہ گائے کے گوشت کی پیداوار 95000 ٹن تک جا پہنچتی ہے۔ بھیڑ بکری کا گوشت 60000 ٹن اور مچھلی 40000 ٹن ہوتی ہے۔

الجیریا کے قدرتی ذرائع پیداوار تیل، قدرتی گیس، لوہا، فاسفیٹ اور سیسہ ہے۔ صنعتوں میں سے سب سے زیادہ خورونوش کی صنعت ہے اسی طرح پٹرولیم کی پیداوار۔ کھادیں، سیمنٹ سٹیل چمڑے کی صنعت، دھاگہ بننے کی صنعت بھی مشہور ہے۔ سالانہ بجلی کی پیداوار 4۔ ارب K.W.H ہے۔ کرنسی کا نام الجیرین دینار ہے جو 100 سکوں میں منقسم ہے برآمدات میں سب سے زیادہ Crudeoil قدرتی گیس، مصنوعات پٹرول، شراب، مالٹے، کینو، وغیرہ اور سبزیاں ہیں۔ یہ زیادہ تر امریکہ کو 35 فیصد، جرمنی کو 15 فیصد، فرانس 15 فیصد، اور اٹلی کو 7 فیصد برآمدات کی جاتی ہیں اور سالانہ آمد جو ان سے ہوتی ہے اس کا اندازہ 6۔ ارب امریکن ڈالر ہے۔ درآمدات میں مصنوعات کپڑا، کیمیکل آلات بجلی، مشینری اور چینی شامل تھیں۔ سب سے زیادہ درآمد فرانس سے 23 فیصد جرمنی سے 11 فیصد اٹلی سے 14 فیصد امریکہ سے 7 فیصد جاپان سے 5 فیصد، 5 فیصد سپین سے درآمدات ہوتی ہیں۔

درآمدات پر خرچ کا سالانہ اندازہ ساڑھے سترہ ارب امریکن ڈالر ہے۔ الجیریا میں 3951 کلومیٹر لمبی ریلوے لائن ہے اس طرح سڑکوں کی لمبائی 82000 کلومیٹر ہے جن میں سے 45070 کلومیٹر ہموار اور پکی سڑکیں ہیں۔ ملک میں 5 ایئرپورٹ انٹرنیشنل جہازوں کے اترنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور 65 ہوائی اڈے ملک کے آنے جانے والے جہازوں کے لئے زیر استعمال ہیں۔ متعدد بین الاقوامی اور افریقن ملکوں کے جہاز الجیریا میں آتے جاتے ہیں۔

نظام مواصلات اندازاً 1325000 T.V ہیں۔ اور ریڈیو کی تعداد 3500000 ہے ملک میں 16 ٹیلی ویژن اسٹیشن ہیں جبکہ 18 ریڈیو اسٹیشن ہیں 300000 ٹیلی فون لائنیں ہیں اور 5 اخبارات شائع ہوتے ہیں جن کی اشاعت 480000 ہے۔

ملک میں ان دنوں حکومت کے خلاف متشدد ذہن رکھنے والے لوگوں کی سرگرمیاں زوروں پر ہیں اور آئے دن بم دھماکے اور قتل و غارت ہوتا رہتا ہے۔

○○○

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی اکلوتی بیٹی (جو کہ شادی شدہ ہے) بوجہ کینسر بیمار ہے۔ دو دفعہ گلٹیوں کا اپریشن ہو چکا ہے۔ اب ڈاکٹروں نے بیرون ملک جا کر علاج کرانے کا مشورہ دیا ہے۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں انہیں صحت عطا کرے اور زندگی سے نوازے۔ آمین۔

زیارت واقفین نو فیصل آباد

○ مورخہ 11۔ مئی بروز اتوار دارالحمد فیصل آباد کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کے وفد مکرم مظفر حسین صاحب (سیکرٹری وقف نو حلقہ مسعود آباد) کے ہمراہ زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 20 بچے 9 خواتین اور 7 مرد شامل تھے۔

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔ واقفین بچوں اور خواتین نے مکرمہ رضیہ درد صاحبہ (نائب صدر لجنہ پاکستان) اور مکرم صفیہ عزیز صاحبہ (جنرل سیکرٹری) سے ملاقات کی۔

وفد نے اپنے یک روزہ دورہ کے دوران دارالضیافت، نمائش بیت المبارک اور بہشتی مقبرہ کی سیر کی۔ بچوں اور بڑوں نے نمائش میں یکساں دلچسپی کا اظہار کیا۔ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے بچوں کی دینی معلومات کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ واقفین نو بچوں کی تفریح کے لئے ان کے مابین مختلف ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے جس میں بچوں نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ مکرم امان اللہ صاحب امجد نے وکالت کی طرف سے ڈیوٹی سرانجام دی۔

وفد کے پروگرام کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم مظفر حسین صاحب اور ان کے معاونین نے بڑی محنت اور کوشش کی۔ وکالت وقف نو ان سب کی بے حد مشکور ہے۔

(وکالت وقف نو)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم عبدالشکور صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالمجید صاحب)

مکرم عبدالشکور صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب ساکن A-407 گلشن راوی۔ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی 43-17 امانت تحریک جدید میں مبلغ -/10998 روپے موجود ہیں۔ محترم والد صاحب موصی تھے اس لئے اس میں سے 1/10 حصہ وصیت (حصہ جائیداد) وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم مجھے ادا کی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (دختر)
2۔ محترمہ نزہت جہاں صاحبہ (دختر)
3۔ محترمہ فرحت خالد صاحبہ (دختر)
4۔ محترمہ نسرین مجید صاحبہ (دختر)
5۔ مکرم عبدالشکور صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ بابت ترکہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب)

محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ بیوہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی سکنہ مکان نمبر 26/1-25 محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 23/9 واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ دس مرلہ سات مربع فٹ (10 مرلے 7 مربع فٹ) میرے بیٹے خواجہ مظفر احمد صاحب انجم کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ انیسہ لطیف صاحبہ (دختر)
3۔ محترمہ باسط رشید صاحبہ (دختر)
4۔ مکرم قمر احمد صاحب (پسر)
5۔ مکرم مظفر احمد صاحب انجم (پسر)
6۔ مکرم ظفر احمد صاحب کوکب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

(جلسہ سالانہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- مئی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ کیا احتساب صرف پٹواریوں اور تحصیل داروں کا ہوگا؟ کیا پٹواریوں اور تحصیل داروں نے ملک لوٹا ہے۔ حکومت ان لوگوں کو پکڑے جنہوں نے کروڑوں روپے لوٹے۔ کیاہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل احتساب بنچ صرف زمینوں کے مقدمات سنتے رہیں گے۔ انہوں نے یہ ریمارکس سابق وفاقی وزیر نواز کھوکھر کی طرف سے دائر کردہ ایک رٹ کی سماعت کے دوران کہے جنہوں نے احتساب آرڈی ننس کو چیلنج کیا ہے۔ فاضل جج نے کہاکہ احتساب سخت ترین ہونا چاہئے۔ کمشن ٹھوس مقدمات لائے جن میں واقعی سرکاری خزانہ لوٹا گیا ہے۔ احتساب آرڈی ننس کے خلاف وکیل نے اپنے دلائل میں کہاکہ احتساب آرڈی ننس ناقابل عمل ہے۔ اس کے مطابق صرف پبلک آفس ہولڈرز اور گریڈ20 سے اوپر والے افسروں کے خلاف کارروائی چل سکتی ہے۔ فاضل جج نے کہاکہ تحصیل دار اور پٹواری گریڈ20 کے نہیں لیکن ان کے متعلق کیس چل رہے ہیں۔ وکیل نے کہاکہ بنیادی حقوق کے حوالے سے درخواست دائر کی ہے فاضل جج نے کہاکہ خزانہ لوٹنا کونسا بنیادی حق ہے؟

○ امریکہ کے سابق صدر جارج بش منشیات کے سمگلروں کے ساتھی نکلے۔ بش نے کیرولاشائی جیل میں قید کی سزا کاٹنے والے سمگلر کی سزا معاف کردی۔ 206 برس کے دوران یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔

○ اراکین پارلیمنٹ کے بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کردی گئی۔ وزیراعظم سیکرٹریٹ سے این او سی لئے بغیر کوئی ملک کسی رکن پارلیمنٹ کو ویزا جاری نہیں کرے گا۔ پاکستان میں تمام غیر ملکی سفارت خانوں کو اس پابندی سے آگاہ کردیا گیا۔ پابندی کا علم اس وقت ہوا جب سینیٹر سیف پراچہ کو سوئٹزرلینڈ کے سفارت خانے نے بتایا کہ پاکستانی وزارت خارجہ نے این او سی کے بغیر ویزا نہ جاری کرنے کے بارے میں تحریری ہدایات دی ہیں۔ وزیر داخلہ نے معاملہ سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ اور متعلقہ وزارت سے معلومات حاصل کرکے سینٹ میں پیش کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ چیئرمین سینٹ نے کہاکہ حکومت اس بارے میں فوری وضاحت کرے۔ پیپلزپارٹی کے سینیٹروں نے طنزاً کہاکہ وزیرداخلہ چوہدری شجاعت کے اختیارات محدود ہیں ان سے اس بارے میں استفسار نہ کیا جائے۔

○ ون ڈے میچوں میں سب سے زیادہ سکور کرنے کا ریکارڈ بنانے والے پاکستانی بیٹسمین سعید انور نے کہاہے کہ مجھے ریکارڈ قائم کرنے کی اتنی خوشی نہیں جتنی پاکستان کی کامیابی سے ملی ہے۔ انہوں نے کہاکہ یہ میری زندگی کا انتہائی خوش کن دن تھا۔ فاسٹ باؤلر عاقب جاوید نے کہاکہ یہ فتح قوم کی دعاؤں کا نتیجہ ہے بنگلور کی شکست کا بدلہ لے لیاہے۔

○ تبلیغی جماعت کے مرکزی رہنما مولانا محمد عمر پالن پوری دہلی میں انتقال کرگئے۔

○ قومی اسمبلی میں پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف ریمارکس پر شدید ہنگامہ ہوگیا۔ ہاتھاپائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اپوزیشن واک آؤٹ کرگئی۔ فخرامام کی تحریک پر خواجہ آصف نے کہاکہ بے نظیر بے چاری امریکہ پیسے کمانے گئی۔ مارک سیگل نے پھنسوا دیا۔ بھاگ کر واپس آگئی۔ اس پر ماحول تلخ ہوگیا۔ پیپلزپارٹی کے خورشید شاہ سپیکر الٰہی بخش سومرو پر برس پڑے، تم بکواس مت کرو۔ تم پارٹی بنے ہوئے ہو۔ مسلم لیگی رکن اور خورشید شاہ کے درمیان ہاتھاپائی اعظم ہوتی نے رکوائی۔

○ لاہور پولیس نے خطرناک دہشت گرد اور قاتل شبیر فوجی کو گرفتار کرلیا۔ اس کے دو ساتھی بھی پکڑے گئے۔ آئی جی اور ایس ایس پی رات گئے تک خود تفتیش کرتے رہے۔ قتل اور بم دھماکوں کی خطرناک وارداتوں کا انکشاف ہوا ہے۔

○ حکومت پاکستان نے حکومت امریکہ کا یہ مطالبہ مسترد کردیا ہے کہ امریکی عدالت کے سامنے بیان دینے کے لئے سیکرٹ ایکٹ کے ملکی قانون میں نرمی کی جائے۔ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ نے کہاہے کہ بے نظیر بھٹو امریکی عدالت میں بیان دینے کے لئے آزاد ہیں مگر اس کا فیصلہ خود انہیں کرنا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں کسی کو سیکرٹ ایکٹ سے مستثنیٰ نہیں کیاگیا۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے طالبان کا افغانستان پر مکمل قبضہ اب صرف چند ہفتوں کی بات ہے۔ اب ان کی حکومت سفارتی لحاظ سے تسلیم کئے جانے کے تمام تقاضے پورے کرتی ہے انہوں نے مغربی ممالک کو کہا کہ افغانستان کی تعمیر نو کے لئے سوچا جائے۔

○ مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے امریکہ نے اشارہ دیا ہے۔ یہ بات دفتر خارجہ کے ترجمان نے معمول کی بریفنگ میں بتائی۔

○ لیڈی ڈیانا عمران خان کی اہلیہ جمائما خان کے ہمراہ لاہور پہنچ گئیں۔ انہوں نے پاکستانی طرز کی شلوار قمیض اور دوپٹہ پہنا ہوا تھا۔ صوبائی وزیر تعلیم نے ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کیا۔ انہیں سرکاری مہمان کا درجہ دیاگیا ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ بیروزگاری نمبرایک مسئلہ ہے۔ ہم نظام کی اصلاح کریں گے۔

○ پاکستان فضائیہ کے ملازمین کا ایک گروہ سمگلنگ کرتا رہا ہے ان کا کورٹ مارشل کیا جائے گا۔ یہ بات وزیرداخلہ چوہدری شجاعت حسین نے سینٹ کو بتائی انہوں نے انکشاف کیا کہ جولائی 1986ء سے فروری 1997ء تک الیکٹرانک اشیاء اور کمپیوٹروں پر مشتمل 28 کھیپیں سمگل کرکے سول افراد کو پہنچائی گئیں۔

○ سینٹ میں حزب اقتدار و اختلاف کے ایک دوسرے پر الزامات عائد کرنے کی وجہ سے کارروائی ایک گھنٹہ معطل رہی۔

○ وزیراعظم کے مشیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہاہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن میں سنگین بے قاعدگیاں ہوئیں جس کی وجہ سے کارپوریشن دیوالیہ ہوگئی ہے۔ ورلڈکپ کے دوران 20 کروڑ روپے خورد برد کئے گئے۔ اشتہارات میں10 کروڑ کا نقصان ہوا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے مسلم لیگی رکن قومی اسمبلی انعام اللہ نیازی کی رکنیت معطل کرنے کا حکم واپس لے لیاہے۔

○ سکرنڈ کے قریب نیشنل ہائی وے پر ٹوٹے ہوئے پل پر ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں ٹریفک 24 گھنٹے جام رہی۔ سکرنڈ اور قاضی احمد کے درمیان 30 کلومیٹر طویل راستے پر ہزاروں بس ٹرک کاریں وغیرہ رکی رہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو 2 جون کو برطانیہ اور پھر فرانس جائیں گی اور 12 جون کو وطن واپس آئیں گی۔ بچے پاکستان ہی میں رہیں گے۔

○ افراط زر کی روشنی میں دفاعی بجٹ کو "ری ایڈجسٹ" کیا جائے گا۔ دفاعی بجٹ میں اضافہ نہیں ہوگا۔ مسلح افواج نے ملک کو اقتصادی بحران سے نکالنے کے لئے حکومت کو بھرپور تعاون کا یقین دلادیا۔

○ صدر مملکت فاروق لغاری نے کہاہے کہ حکومت تعلیم کے لئے انقلابی اقدامات کرے۔ اقتصادی بقا کے لئے ہمیں مستند سائنس دان انجنیئر اور کمپیوٹر کے ماہرین تیار کرنا ہوں گے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے خلاف کامیاب اپریشن کے دو اہم کردار آئی بی کے ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کو معطل کردیا گیا ہے۔ دونوں افسران کو بے نظیر بھٹو کے دور میں کراچی میں امن قائم کرنے میں کامیابی حاصل کرنے پر اعلیٰ اعزازات سے نوازا گیا تھا۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ترقی کے لئے قوم پرستی کو فروغ دینا ہوگا۔ انہوں نے بتایاکہ نجکاری کے عمل کو تیز کرنے کا فیصلہ کیاگیا ہے۔ ان کی فروخت سے 30۔ ارب ڈالر حاصل ہوں گے۔ جن سے غیر ملکی قرضے اتارے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہر اس شخص سے ٹیکس لیں گے جس پر لاگو ہوتا ہے۔ ریلوے پی آئی اے اور سرکاری بینکوں کی حالت نازک ہے۔

○ وزیراعظم نے کہاہے کہ حکومت مزید آئینی ترامیم نہیں کررہی۔ یقینی احتساب اور بہتر امن وامان کے لئے اقدامات کررہے ہیں۔

مکان برائے فروخت

ایک کنال رقبہ میں تعمیر شدہ کوٹھی تمام رہائشی سہولتوں سے آراستہ نہایت باموقع سرگودھا مین روڈ سے نزدیک بیت الحمد کے قریب بمع گیراج اور باغ باغیچہ سے مزین۔ رابطہ میاں محمود احمد انجم
مکان نمبر4/4 دارالیمن وسطی ربوہ ٹیلی فون نمبر 211427

مفید اور مؤثر مشروبات
خوش ذائقہ
موسم گرما کیلئے اور خصوصاً شادی بیاہ کے مواقع کیلئے 100% خالص اور لذیذ مشروبات
شربت بادام فی بوتل 55/-
شربت فرحت افزاء " 50/-
شربت صندل " 50/-
شربت بزوری " 45/-
شربت جگر خاص " 60/-
تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ
فون: 211536 (رجسٹرڈ) ربوہ

مشین برائے فروخت

ادویات کی گولیاں بنانے والی الیکٹرک آٹومیٹک مشین برائے فروخت موجود ہے۔ خواہش مند احباب رابطہ فرمائیں۔
مظہر ہسپتال رمظہر دواخانہ (رجسٹرڈ)
احمد نگر ربوہ پوسٹ کوڈ35460 فون نمبر 04524-211544

حیرت انگیز سیل
• لان پرنٹ نئے خوبصورت ڈیزائنوں میں • بریزا چکن • سوس چکن
• ماربل شفون • شفون جارجٹ
• انڈین قمیض دوپٹہ اب صرف چند ہفتوں کیلئے فائدہ اٹھائیں۔
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون: 568